اَطِیْعُوا اللہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

رسالہ

مسئلہ خلافت و جزیرۂ عرب

از

ابو الکلام

جو پہلے خطبۂ صدارت کی صورت مین پراونشیل خلافت کمیٹی بنگال کے زیر اہتمام شایع ہوا تھا۔ اب مصنف کی نظر ثانی، مطالب کی تقسیم و تبویب، مجمل بیانات کی مزید تفصیل، متعدد اہم فصول و مباحث کا اضافہ اور بعض ضروری ضمیمون کی تذییل کے بعد مکرر شایع کیا جاتا ہے

تم مسلمان، جو ایک زمانے مین اللہ اور اُس کے دین برحق کے لئے سب کچھ کر سکتے تھے، کیا اب اتنا بھی نہین کر سکتے کہ اُس کے احکام اُس کے غافل بندون تک پہنچا دو؟ تم کو آرام نہین لینا چاہئے جب تک کم از کم دس مسلمانون تک وہ تمام احکام نہ پہنچا دو جو اس رسالہ مین درج ہین۔ اور چاہئے کہ اُن مین سے ہر ایک کو وصیت کرو کہ اسی طرح دس آدمیون تک پہنچا دے۔ فلیبلغ الشاہد الغائب، فانَّ الشاہد عسٰی اَن یبلغ من ھو اوعٰی لہ منہ

البلاغ پریس کلکتہ

(طبع ثانی)

قیمت ۱ر روپیہ

مغفرت کہلا پاؤ گے - لیکن دیکھو، امت کي حفاظت و مدافعت سے غفلت کرنا الله کي نظروں میں کیسا سخت جرم ہے کہ یکایک توبہ بھي قبـــول نہوئي - تینوں صحابي آپکي واپسي کے بعد پہلي ھي صحبت میں عفو تقصیر کیلیے حاضر ہوگئے تھے ، مگر حکم ملا کہ ابھي نہیں - انتظار کرو- پچاس دن سزاؤ عقوبت کے گذر چکے تب کہیں جاکر توبہ قبول ہوئي !

(۳) جب اُن پاک انسانوں کا یہ حال ہوا کہ ایمان اُنکا ایمان تھا ، اور نیکیاں اُنکي نیکیـــاں - اُن کے بستر خواب کے اجر و ثواب کا بھي ھماري بڑي بڑي عبادتیں مقابلہ نہیں کرسکتیں ، تو خدا را بتـــلاؤ ، ہم بدبختوں اور سیہ کاروں کا کیا حشر ہوگا کہ نہ ایمان کي دولت ساتھہ ہے نہ طاعت و حسنات کي پونجي دامن میں - زندگي یکسر برباد غفلت و معصیت ، اور عمریں یکقلم تاراج نفس پرستي و نافرماني - وھاں عزم و ایمان کے ساتھہ سہو و نسیان تھا مگر عذر قبول نہ ہوا - یہاں اعراض و نفاق کے ساتھہ صریح نافرماني و انکار ہے اور پھر نہ ندامت ہے نہ توبۂ و انابت ! اُنکے ساتھہ سب کچھہ تھا اور کام نہ آیا - ھمارے پاس تو کچھہ بھي نہیں ہے - پھر کیا ہے جس نے آنے والے دن کي طرف سے بے فکر کردیا ہے اور ھمارے غافل دلوں پر بیخوفي کي موت چھا گئي ہے ؟ بتلاؤ، زمین و آسمان میں کون ہے جو اُس دن ھمیں بچا سکیگا جب خدا کے غضب کا بے پناہ ہاتھہ ھماري طرف بڑھیگا ؟ یقول الانسان یومئذ این المفر ؟

فصل

(ایک عام غلط فہمي)

البتہ یاد رہے کہ " جہاد " کي حقیقت کي نسبت سخت غلط فہمیاں پھیلي ہوئي ہیں - بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ جہاد کے معني صرف لڑنے کے ہیں - مخالفین اسلام بھي اسي غلط فہمي میں مبتلا ہوگئے - حالانکہ ایسا سمجھنا اس عظیم الشان مقدس حکم کي عملي وسعت کو بالکل محدود کردینا ہے -

" جہاد " کے معني کمال درجہ کوشش کرنے کے ہیں - قرآن و سنت کي اصطلاح میں اس کمال درجہ سعي کو جو ذاتي اغراض کي جگہ حق پرستي

اور سچائی کی راہ میں کی جائے، "جہاد" کے لفظ سے تعبیر کیا ہے - یہ سعی زبان سے بھی ہے، مال سے بھی ہے، انفاق وقت و عمر سے بھی ہے، محنت و تکالیف برداشت کرنے سے بھی ہے، اور دشمنوں کے مقابلے میں لڑنے اور اپنا خون بہانے سے بھی ہے - جس سعی کی ضرورت ہو، اور جو سعی جسکے امکان میں ہو، اسپر فرض ہے، اور جہاد فی سبیل اللہ میں لغۃ و شرعاً، دونوں اعتبار سے داخل - یہ بات نہیں ہے کہ "جہاد" سے مقصود مجرد لڑائی ہی ہو - اگر ایسا ہوتا تو جہاد کا اطلاق اعمال قلبی و لسانی پر نہ ہوتا - حالانکہ کتاب و سنت ایسے اطلاقات سے لبریز ہیں - شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا قول صاحب اقناع نے نقل کیا ہے جو حقیقت جہاد کے بارے میں قول فیصل و جامع ہے "الامر بالجهاد منه ما یکون بالقلب، کالعزم علیه، و منه ما یکون باللسان کالدعوة الی الاسلام والحجة و البیان، و الرای و التدبیر فی ما فیه نفع المسلمین - و بالبدن - ای القتال بنفسه - فیجب الجهاد بغایة ما یمکنه من هذه الامور" (جلد - ۱ - ۶۵۳)

دشمنوں کی فوج سے خاص وقت ہی میں مقابلہ ہوسکتا ہے، لیکن ایک مومن انسان اپنی ساری زندگی اور زندگی کی ہر صبح و شام جہاد حق میں بسر کرتا ہے - مشہور حدیث ہے "المجاهد من جاهد نفسه فی ذات الله، و المهاجر من هجر ما نهی الله عنه"

سورۂ فرقان میں ہے فلا تطع الکافرین وجاهد هم به جهاداً کبیرا (۲۵ : ۵۵) یعنی کفار کے مقابلہ میں بڑے سے بڑا جہاد کرو - سورۂ فرقان بالاتفاق مکی ہے، اور معلوم ہے کہ جہاد بالسیف یعنی لڑائی کا حکم ہجرۃ مدینہ کے بعد ہوا - پس غور کرنا چاہیے کہ مکی زندگی میں کونسا جہاد تھا جس کا اس آیت میں حکم دیا جا رہا ہے؟ جہاد بالسیف تو ہو نہیں سکتا - یقیناً وہ حق کی استقامت اور اسکی راہ میں تمام مصیبتیں اور شدتیں جھیل لینے کا جہاد تھا - مکی زندگی میں جس طرح یہ جہاد جاری رہا، سب کو معلوم ہے - حق کی راہ میں دنیا کی کسی جماعت نے ایسی تکلیفیں اور مصیبتیں نہ اٹھائی ہونگی، جیسی اللہ کے رسول اور اسکے ساتھیوں نے مکی زندگی میں برداشت کیں - اسی پر جہاد کبیر کا اطلاق ہوا -

اسی طرح منافقوں کے ساتھ بھی جہاد کرنے کا حکم دیا گیا - جاهد الکفار و المنافقین و اغلظ علیهم (۹ : ۶۶) حالانکہ منافق تو خود اسلام کے ماتحت مقہورانہ و محکومانہ زندگی بسر کر رہے تھے - انسے جنگ و قتال کی ضرورت

ھی نہ تھی، اور نہ اُن سے کبھی جنگ کی گئی - سو یہ جہاد بھی تبلیغ حق و اتمام حجۃ و مقاومۃ فساد کا جہاد تھا جو قلب و زبان سے تعلق رکھتا ھے -

بخاری و ابن ماجہ میں ھے - حضرۃ عائشہ نے پوچھا " علی النساء جہاد ؟ " کیا عورتوں کیلیے بھی جہاد ھے ؟ فرمایا " نعم جہاد ، لا قتال فیـــہ - الحج و العمرہ " ھاں ، جہاد ھے مگر اسمیں لڑنا نہیں ھے - حج اور عمرہ - اس حدیث میں اُس سعی اور ترک وطن کی محنت کو جو حج و عمرہ میں پیش آتی ھے، عورتوں کیلیے جہاد فرمایا ، اور کہا ایسا جہاد جسمیں لڑائی نہیں - اس سے معلوم ھوا کہ لڑائی کے الگ کردینے کے بعد بھی حقیقت " جہاد " باقی رھتی ھے -

اگر اُمت کیلیے دفاع و جنگ کا وقت آ گیا ، یا کسی جماعت مفسدین ارض پر امام نے حملہ کیا ، تو ایسے وقتوں میں بھی صرف نفس جنگ ھی نہیں بلکہ سعی و کوشش کی ساری باتیں شریعت کے نزدیک جہاد ھیں - جسکی طاقت میں جنگ کرنا نہیں ھے اور اُس نے مال دیا تو وہ بھی مجاھد ھے - جس نے زبان سے دعوۃ و تبلیغ کی وہ بھی مجاھد ھے - جس نے اس راہ میں اور کسی طرح کی تکلیف و محنت اُٹھائی ، وہ بھی مجاھد ھے - البتہ ایسے وقتوں میں اگر کوئی مسلمان لڑائی کی طاقت رکھتا ھے اور اس سے پہلو تہی کرے ، تو اُسکا کوئی عذر نہیں سنا جائیگا - اسکا شمار مومنوں کی جگہ منافقوں میں ھوگا - جو مال دیسکتا ھے اور نہ دیا ، تو وہ بھی ایمان و اخلاص کی زندگی سے نکل گیا - زمین پر گو مسلمان کہلاے پر اللہ کے حضور منافق کہلائیگا - جس شخص کی زبان اعلان حق اور دعوۃ الی الجہاد میں کھل سکتی ھے مگر نہ کھلی ، اُس نے بھی ایمـــان چھوڑ کر نفاق کی راہ اختیار کرلی - گو شیطان حیل اور نفس خادع اسکو ھزاروں فریب دیتا رھے - ترمـــذی اور ابو داؤد میں ھے - " افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جایر " سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا جہاد وہ کلمۂ حق ھے جو شاھان جور و ظلم کے سامنے بے باکانہ کہا جاے -

اور پھر ان سب سے بالاتر مرتبہ اُن مجاھدین کاملین اور اصحاب عزیمۃ عمل کا ھے، جنکی زندگی سر تا سر جہاد فی سبیل اللہ ، اور جنکا وجود یکسر خدمت حق ، و شیفتگی صدق ، و عشق دعوۃ ھے - جو اس عمل مقدس کیلیے کسی خاص صداے نفیر اور اعلان وقت کے منتظر نہیں رھتے - بلکہ ھر صبح جو اُنپر آتی ھے، جہاد فی سبیل اللہ کی صبح ھوتی ھے، اور ھر شام

کي تاريکي جو اُنپر پهيلتي هے ' وه اسي راه کي شام هوتي هے - اُنکی زندگي پر کوئي لمحه ايسا نهيں گزرتا جو جهاد کے مرتبۀ عليا و فضيلة عظمی کے اجر و ثواب سے خالي هو -

کائنات هستي کے هر عمل کي طرح يه عمل بهي تين عنصروں سے مرکب هے - دل ' زبان ' اعضا و جوارح - سو اُنکا دل هميشه عشق حق اور عزم مقصد کي آتش شوق ميں پهنکتا رهتا هے - انکی زبان هميشه اعلان حق ' و دعوة الی الله ميں سرگرم رهتي هے - اُنکے هاتهه اور اُنکے تمام جوارح کبهي اس راه کي سعي و محنت سے نهيں تهکتے - اسکے بعد جهاد کا کونسا کام رهگيا جو انهوں نے نهيں کيا ؟ اور اس راه کا کونسا مرتبه رهگيا جو اُنهوں نے نهيں پايا ؟ و ذلک فضل الله يوتيه من يشاء و الله ذوالفضل العظيم !

يه رتبۀ بلند ملا جس کو ملگيا
هر مدعي کے واسطے دار و رسن کہاں ؟

جهاد کی اس حقيقت کو سامنے رکهکر غور کرو ! انساني اعمال کي کونسي بڑائي اور عظمت هے جو اسکے دائره سے باهر رهگئي ؟ اور نوع انساني کي هدايت و سعادت کا کونسا عمل حق هے جو اسکے بغير انجام پا سکتا هے ؟ پس يهي وجه هے که شريعت نے اسکي اهميت و فضيلت پر اسقدر زور ديا که ساري نيکياں ساري عبادتيں اس سے پيچهے رهگئيں - سب کا حکم شاخوں کا هوا - جڑ يهي عمل قرار پايا - اس سے بڑهکر اور کيا دليل فضيلت هوسکتي هے که خود الله کے رسول نے فرمايا : " والذي نفسي بيده ' لودت اني اقتل في سبيل الله ثم احيا ' ثم اقتل ثم احيا ' ثم اقتل ثم احيا ' ثم اقتل " (رواه البخاري) خدا کي قسم ! اگر ممکن هوتا تو ميں يه چاهتا که الله کي راه ميں قتل کيا جاؤں ' پهر زنده هوں - پهر قتل کيا جاؤں ' پهر زنده هوں - پهر قتل کيا جاؤں پهر زنده هوں - پهر قتل کيا جاؤں - تاکه اُسکي راه ميں جان دينے کي لذت و سعادت ايک هي مرتبه ميں ختم نه هوجاے !

تمنت سليمی ان نموت بحبها
و اهون شي عندنا ما تمنت !